شبِ براءت کے فضائل

اور اس رات کی بدعات ورسومات

مفتی محمد راشد ڈسکوی
سابق استاذ ورفیق شعبہ تصنیف، جامعہ فاروقیہ، کراچی

کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کی آمد ہوگی، اس برکتوں والے ماہِ مبارک کے آنے سے قبل ''شعبان المعظم'' میں ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے استقبال کے لیے کمربستہ ہو جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات میں اضافہ ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''رمضان المبارک'' کے ساتھ اُنس پیدا کرنے کے لیے ''شعبان المعظم'' کی پندرہویں رات اور اس دن کے روزے کی ترغیب دی ہے اور اس بارے میں صرف زبانی ترغیب پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عملی طور پر خود اس میدان میں سب سے آگے نظر آتے ہیں، چنانچہ اس ماہ کے شروع ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات میں غیر معمولی تبدیلی نظر آتی، جس کا اندازہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپؓ فرماتی ہیں: ''**ما رأیتہٗ فی شھرٍ أکثر صیامًا منہ فی شعبان.** ''کہ ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے علاوہ اور کسی مہینے میں کثرت سے (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۷۷۷)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ''شعبان المعظم'' میں بکثرت روزے رکھنے کی وجہ سے اس مہینے میں روزے رکھنے کو علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسنون قرار دیا ہے، فرماتے ہیں: ''**ومن المسنون صوم شعبان.**'' (المجموع شرح المہذب، ج:۶، ص:۳۸۶)

اس ماہِ مبارک کی پندرہویں شب کے بارے میں بہت کچھ احادیث میں مذکور ہے۔ زمانۂ ماضی اور موجودہ زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِس رات کے بارے میں لوگ اِفراط وتفریط کا شکار نظر آتے ہیں، اس لیے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ اس رات کے فضائل، اس رات کے فضائل سے محروم ہونے والے افراد اور اس رات کو ہونے والی مروجہ بدعات ورسومات پر کچھ روشنی

ڈالی جائے۔سب سے پہلے اس رات کے بارے میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرمودات ذکر کیے جائیں گے، اس کے بعد جمہور اسلاف وفقہائے اُمت، اہل سنت والجماعت کے نظریات واقوال ذکر کیے جائیں گے، تاکہ اس رات کے بارے میں شریعت کا صحیح مؤقف سامنے آجائے۔

شبِ براءت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین

۱:-''عن أبي بكر الصّديق رضي الله عنه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: ينزل الله إلى السماء الدنيا النصف من شعبان، فيغفر لكل شيء إلا رجل مشرك أو رجل في قلبه شحناء.'' (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث:۳۵۴۶، ج:۵،ص:۳۵۷،مکتبۃ الرشد)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ عزوجل پندرہویں شعبان کی رات میں آسمانِ دنیا کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور اس رات ہر کسی کی مغفرت کردی جاتی ہے سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کے یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو۔''

۲:-''.....فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: أتدرين أي ليلة هٰذه؟ قلت: الله ورسولهٗ أعلم، قال: هٰذه ليلة النصف من شعبان، إن الله عزوجل يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان، فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين ويؤخر أهل الحقد كما هم.'' (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث:۳۵۵۴، ج:۵،ص:۳۶۱،مکتبۃ الرشد)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (اے عائشہ!) جانتی بھی ہو یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ: اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زیادہ جانتے ہیں۔فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں، اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں، رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں، اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔''

۳:-''عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان، فيغفر لجميع خلقه إلا لمشرك أو مشاحن.''

(سنن ابن ماجۃ، رقم الحدیث:۱۳۹۰،مکتبہ أبي المعاطي)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات رحمت کی نظر فرماکر تمام مخلوق کی مغفرت فرما

دیتے ہیں، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کے۔''

۴:-''عن عبد اللّٰہ بن عمرو رضي اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: یطلع اللّٰہ عزوجل إلٰی خلقہٖ لیلۃ النصف من شعبان، فیغفر لعبادہٖ إلا لاثنین: مشاحن وقاتل نفس.'' (مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۶۶۴۲، ج:۲، ص:۱۷۶، عالم الکتب)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں: ایک کینہ ور، دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔''

مذکورہ ارشادات کے علاوہ اور بہت سی روایات میں اس رات کے فضائل وارد ہوئے ہیں، اس وقت ان سب کا جمع کرنا مقصود نہیں، بس ایک خاص جہت سے ایک نمونہ سامنے لانا مقصود ہے۔ وہ خاص پہلو یہ ہے کہ مذکورہ احادیث میں جہاں عظیم الشان فضائل مذکور ہیں، وہاں بہت سے ایسے بدقسمت افراد کا تذکرہ ہے، جو اس مبارک رات میں بھی رب عزوجل کی رحمتوں اور بخششوں سے محروم رہتے ہیں۔ ذیل میں ان گناہوں کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے، جو شبِ براءت سے متعلق احادیث میں ذکر ہوئے ہیں:

۱:...... مسلمانوں سے کینہ، بغض رکھنے والا۔ ۲:...... شرک کرنے والا۔ ۳:...... ناحق قتل کرنے والا۔ ۴:...... بدکار ''زنا کرنے والی'' عورت۔ ۵:...... قطع تعلقی کرنے والا۔ ۶:...... ازار (شلوار، تہبند وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ ۷:...... والدین کا نافرمان۔ ۸:...... شراب پینے والا۔

اللہ نہ کرے کہ ہمارے اندر اِن میں سے کچھ ہو، اور اگر کچھ ہو تو اس سے بروقت چھٹکارا حاصل کرلیں، جتنا جلد ہو سکے اور کم از کم شعبان کی پندرہویں رات سے پہلے پہلے توبہ کرکے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اکابرینِ اُمت کے اقوال

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے: جمعہ کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، رجب کی پہلی رات، اور شعبان کی پندرہویں

رات۔‘‘ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۴۳۸، ج: ۵، ص: ۲۸۷، مکتبۃ الرشد)

علامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’بڑی خیر والی رات ہے، اور ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس رات کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرتے تھے۔‘‘ (المدخل لابن الحاج، ج:۱، ص:۲۹۹)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’شام کے مشہور تابعی خالد بن لقمانؒ وغیرہ اس رات کی بڑی تعظیم کرتے، اور اس رات میں خوب عبادت کرتے۔‘‘ (لطائف المعارف: ۱۴۴)

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’اور مستحب ہے شعبان کی پندرہویں رات بیداری کرنا۔‘‘ (البحر الرائق، ج:۲، ص:۵۲)

علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’مستحب ہے شعبان کی پندرہویں رات عبادت کرنا۔‘‘ (الدر مع الرد، ج:۲، ص:۲۴، ۲۵)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

’’بے شک یہ رات شبِ براءت ہے اور اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں روایات صحیح ہیں۔‘‘ (العرف الشذی، ص:۱۵۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

’’اس رات بیداری کرنا مستحب ہے اور فضائل میں اس جیسی احادیث پر عمل کیا جاتا ہے، یہی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے‘‘۔ (ماثبت بالسنۃ، ص:۳۶۰)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’شبِ براءت کی اتنی اصل ہے کہ پندرہویں رات اور پندرہواں دن اس مہینے کا بزرگی اور برکت والا ہے۔‘‘ (بہشتی زیور، چھٹا حصہ، ص:۶۰)

کفایت المفتی میں ہے کہ:

’’شعبان کی پندرہویں شب ایک افضل رات ہے۔‘‘ (ج:۱، ص:۲۲۵، ۲۲۶)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ:

’’شبِ قدر و شبِ براءت کے لیے شریعت نے عبادت، نوافل، تلاوت، ذکر، تسبیح، دعاء و استغفار کی ترغیب دی ہے۔‘‘ (ج:۳، ص:۲۶۳، جامعہ فاروقیہ کراچی)

شبِ براءت کی رسومات اور بدعات

مسجدوں میں اجتماعی شب بیداری کرنا، مخصوص قسم کے مختلف طریقوں سے نوافل پڑھنا جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ نوافل وتسبیح کی جماعت کروانا، اسپیکر پر نعت خوانی وغیرہ کرنا، ہوٹلوں اور بازاروں میں گھومنا، حلوہ پکانے کو ضروری سمجھنا، خاص اس رات میں ایصالِ ثواب کو ضروری سمجھنا، قبرستان میں چراغ جلانا، اس رات سے ایک دن پہلے عرفہ کے نام سے ایک رسم، اس رات میں گھروں میں روحوں کے آنے کا عقیدہ، فوت شدہ شخص کے گھر جانے کو ضروری سمجھنا، کپڑوں کا لین دین، بیری کے پتوں سے غسل کرنا، گھروں میں چراغاں کرنا، گھروں اور مساجد کو سجانا، اور ان سب سے بڑھ کر اس رات میں آتش بازی کرنا۔

مذکورہ تمام اُمور شریعت کے خلاف ہیں، ان کا کوئی ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ سے نہیں ملتا، اس لیے ان تمام بدعات ورسومات کا ترک اور معاشرے سے اُن کو مٹانے کے لیے کوشش کرنا ہر ہر مسلمان پر بقدرِ وسعت فرض ہے۔

شبِ براءت میں کرنے کے کام

آخر میں اس مبارک رات میں کرنے والے کیا کیا کام ہیں؟ ان کا ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اس رات کے فضائل کو سمیٹا جاسکے:

۱:- نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

۲:- اس رات میں عبادت کی توفیق ہو یا نہ ہو، گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص ان گناہوں سے جو اس رات کے فضائل سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

۳:- اس رات میں توبہ واستغفار کا خاص اہتمام کرنا اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات سے اجتناب کرنا۔

۴:- اپنے لیے اور پوری اُمت کے لیے ہر قسم کی خیر کے حصول کی دعا کرنا۔

۵:- بقدرِ وسعت ذکر واذکار، نوافل اور تلاوتِ قرآن پاک کا اہتمام کرنا۔

۶:- اگر آسانی ممکن ہو تو پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا۔

واضح رہے کہ مذکورہ تمام اعمال شبِ براءت کا لازمی حصہ نہیں، بلکہ ان کا ذکر محض اس لیے ہے کہ ان میں مشغولی کی وجہ سے اس رات کی منکرات سے بچا جاسکے۔

..... ❀ ..... ❀ ..... ❀ .....